© rasailojaraid.com

مدیر کے نام

صہیب قرنی ، اسلام آباد

'۶۰ سال پہلے' کے تحت 'نااہل قیادت' (جولائی ۲۰۰۹ء) مولانا مودودیؒ کی تازہ تحریر محسوس ہوتی ہے۔ دل خون کے آنسو روتا ہے کہ ۶۰ سال بعد بھی ایک 'بدترین، نااہل اور اخلاق باختہ قیادت' ہمارے اُوپر ہنوز مسلط ہے۔ 'امریکا اور اسلام' دل کی آواز محسوس ہوئی۔ 'اوباما کی قاہرہ میں تقریر کے خوش کُن آہنگ کو نیا نہ سمجھا جائے'، نپولین اور ووڈ رو ولسن کی تقاریر کے تاریخی تناظر میں، یہ جملہ میری نظر میں 'اشارات' کا حاصل ہے۔ 'انسان کا قرآنی تصور' حضرت انسان کا ایک بھرپور خاکہ، قرآنی آیات کی روشنی میں پیش کرتے ہوئے، بین السطور بڑی خوب صورتی سے قاری کو اس کے اصل فرضِ منصبی کی طرف متوجہ پایا گیا ہے۔

'اسلامی بنکاری کا بڑھتا ہوا عالمی رجحان' میں موجودہ عالمی معاشی بحران کے تناظر میں ایک اہم پہلو کو نمایاں کیا گیا ہے۔ ماضی میں غیرسودی نظام کو ناقابلِ عمل گردانتے ہوئے کھلے بندوں مذاق کا موضوع بنایا جاتا تھا مگر آج یہ ایک حقیقت ہے اور پوری دنیا میں اُسے معاشی بحران سے نجات کا ایک اہم ذریعہ سمجھا جانے لگا ہے۔ 'ایران کا اصل بحران' ایک چشم کشا تحریر ہے، لیکن اس بات کی تشنگی محسوس ہوتی ہے کہ ایرانی قیادت کے آپس کے ان شدید اختلافات کے اصل محرکات کیا ہیں؟ کیا وہ مستقبل میں اپنی یک جہتی برقرار رکھ پائیں گے؟

راجا محمد ظہور ، چیچہ وطنی

'امریکا اور عالمِ اسلام' (جولائی ۲۰۰۹ء) میں امریکی حکمرانوں کو ان کے قول و عمل کے تناظر میں مسکت انداز میں آئینہ دکھایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں محترم میاں طفیل محمد مرحوم و مغفور پر تعزیتی شذرہ اختصار و جامعیت کا مرقع اور دل پر اثرانداز ہونے والی تحریر ہے۔

آئی اے فاروق ، لاہور

'اسلامی بنکاری کا بڑھتا ہوا عالمی رجحان' (جولائی ۲۰۰۹ء) کے مطالعے سے اسلامی بنکاری کی پیش رفت کا اندازہ ہوا، تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ اس موضوع سے متعلق دیگر امور بھی زیربحث لائے جائیں۔ پرائیویٹ سیکٹر میں سود کی ممانعت ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر مرکز اور صوبوں میں افہام و تفہیم کی ضرورت ہے،

© rasailojaraid.com